104588-شادی کے بعد علم ہوا کہ بیوی کا نام جعلی ہے

سوال

میں نے ایک برس قبل شادی کی اور نکاح کی شروط ولی کی موافقت اور گواہ اور مہر وغیرہ مکمل کیں، شادی سے قبل اس نے مجھے اپنا نام (ام د) بتایا جیسا کہ اس کے پاسپورٹ میں درج ہے، لیکن ایک برس کے بعد انکشاف ہوا کہ اس کا نام تو (اس ي) ہے.

اس نے سعودی عرب آنے کے لیے اپنا اور باپ دادے کا نام تبدیل کیا اور ایسے نام رکھے جن سے اس کے باپ دادے کے ساتھ کوئی ربط بھی نہیں رہتا، اور ایک برس تک میں اسے جعلی نام سے پکارتا رہا، لیکن اس نے حقیقت حال واضح نہیں کی، یہ علم میں رہے کہ وہ ہمیشہ جھوٹ بولتی حتی کہ چھوٹی سی بات میں بھی جھوٹ کا سہارا لیتی ہے.

میرا سوال یہ ہے کہ آیا میرا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں اور پھر اس کے ولی نے بھی نکاح میں اس کا حقیقی نام نہیں لیا؟

پسندیدہ جواب

اول :

عقد نکاح کے ارکان یا شروط اصل نام
لینا اور ذکر کرنا شامل نہیں ہے، بلکہ جس عورت سے نکاح کیا جا رہا ہے اس کی تعیین
کرنا ہی کافی ہے، اور اگر نام میں جعل سازی یا غلطی ہوئی ہو تو نکاح صحیح ہونے پر
اثرانداز نہیں ہوگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نکاح کی
شروط بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"پہلی شرط : زوجین کی تعیین :

کیونکہ عقد نکاح معین خاوند اور بیوی
پر ہوتا ہے، اور یہ مقام بہت عظیم ہے جس کے نتیجہ میں نسب اور میراث اور حقوق مرتب
ہوتے ہیں، اس لیے زوجین کی تعیین کرنا ضروری ہے، اس لیے یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ :
میں نے آپ کے کسی ایک بیٹے سے شادی کی، یا پھر ان دو میں سے ایک مرد کی شادی کی، یا
میں نی کالج کی لڑکی سے شادی کی.

بلکہ تعیین ضروری ہے، اوراسی طرح
بیوی کی تعیین کرنا بھی ضروری ہے اوروہ اس طرح کہے میں نے اپنی بیٹی کی تیرے ساتھ
شادی کی.

تعیین کے کئی ایک طریقے ہیں :

پہلا طریقہ : اشارہ کے ساتھ :

مثلا یہ کہے کہ : میں نے اپنی اس بیٹی
کی شادی تیرے ساتھ کی، اور خاوند کہے : میں نے قبول کی.

دوسرا طریقہ : مخصوص نام کے ساتھ :

مثلا ولی کہے : میں نے اپنی بیٹی
فاطمہ کا تیرے ساتھ نکاح کیا، اوراس کی اس کی نام سے کوئی اور بیٹی نہ ہو.

تیسرا طریقہ : لڑکی کو اس وصف سے
موصوف کرے جس سے وہ ممتاز ہوتی ہو.

مثلا ولی کہے : میں نے تیرے ساتھ اپنی
اس بیٹی کی شادی کی جس نے اس برس چھٹی سند لی ہے، یا میری لمبے قد والی بیٹی، یا
چھوٹے قد والی بیٹی، یا گورے رنگ والی، یا سیاہ رنگ والی، یا بھینگی آنکھ والی، یا
کوئی اور نام لے.

چوتھا طریقہ : یا موجود واقع کے ساتھ
تعیین کرے :

مثلا ولی کہے : میں نے تیرے ساتھ اپنی
بیٹی کی شادی، اس بیٹی کے علاوہ کوئی بیٹی نہ ہو. انتہی مختصرا

دیکھیں : الشرح الممتع (12/48–49
).

چنانچہ صحیح ہونے کے اعتبار سے یہ
نکاح صحیح ہے، لیکن اس لڑکی نے تو عمل کیا ہے وہ حرام ہے جس کے حرام ہونے میں کوئی

اختلاف نہیں، کیونکہ مسلمان شخص کے لیے اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب ہونا حرام ہے، علماء کرام نے ایسا کرنے کو کبیرہ گناہ شمار کیا ہے، کیونکہ اس سلسلہ میں احادیث میں بہت شدید حکم وارد ہے.

اس کی تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (638) اور (1942) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اس لیے اس لڑکی پر اپنے اس فعل سے توبہ کرنی واجب ہے، اور اسے اپنا نام صحیح کروانا چاہیے، اور اپنی زبان میں بھی اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے سچائی اختیار کرنی چاہیے اور جھوٹ جیسے شنیع عمل کو ترک کرنا چاہیے، کیونکہ زبان تو جنیت یا جہنم کی راہ ہے، اس لیے مسلمان شخص پر واجب ہے وہ اس میں حق اور عدل و انصاف اور سچائی اختیار کرے.

واللہ اعلم.